حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کیے جانے والے مرکزی اعتراض کا تحقیقی جواب

حدیث عمار رضی اللہ عنہ
محدثین کی نظر میں

تالیف
شہزاد علی

تقریظ
محمد نعمان نوشہری حفظہ اللہ

دعائیہ کلمات
حضرت مفتی عاصم قاسمی بہرائچی حفظہ اللہ

ناشر تحفظ سنت اکیڈمی مراد آباد

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کئے جانے والے مرکزی اعتراض کا تحقیقی جواب

حدیث عمار رضی اللہ عنہ

محدثین کی نظر میں

تالیف

شہزاد علی

ناشر

تحفظ سنت اکیڈمی مراد آباد

کچھ کتاب کے بارے میں:

نام کتاب : حدیث عمار رضی اللہ عنہ محدثین کی نظر میں

مؤلف : شہزاد علی

صفحات : 29

سن اشاعت : 2023

ناشر : تحفظ سنت اکیڈمی مراد آباد

کمپوزنگ : بلال احمد کشن گنجی 9113721549

ملنے کا پتہ

- تحفظ سنت اکیڈمی مراد آباد
- شعیب اکرام 8267951044
- شہزاد علی 7728034399

فہرست

شمار	عنوانات	صفحہ
1	تقریظ	2
2	دعائیہ کلمات	6
3	مقدمہ	8
4	حدیث عمار بن یاسر	10
5	الفاظ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ کی حقیقت	14
6	بخاری کا قدیم نسخہ اور اس کی سند	16
7	دیگر کتابوں میں آئی حدیث عمار پر ایک نظر	17
8	حدیث عمار پر محدثین کی رائے	22
9	حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے آنے والی حدیث کا جواب	24

تقریظ

محمد نعمان نوشہری حفظہ اللہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف سب سے زیادہ پیش کی جانی والی روایت حدیث عمار رضی اللہ عنہ ہے اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سیدنا امیر معاویہ کے خلاف بننے والی سب سے مضبوط دلیل ہے۔

حدیث عمار: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا، عمار ان کو اللہ کی طرف بلائیں گے جبکہ وہ اس کو جہنم کی طرف بلائیں گے۔ (صحیح بخاری: ۲۸۱۲)

اعتراض کرنے والا کہتا ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ نے قتل کیا تھا لہذا دو باتیں معلوم ہوئی، ایک یہ کہ سیدنا معاویہ کا گروہ باغی تھا اور دوسرا یہ کہ سیدنا معاویہ کی جماعت جہنم کی طرف بلانے والی تھی۔ گزارش ہے کہ نہ یہ بات سو فیصد یقینی ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والا سیدنا معاویہ کے گروہ کا آدمی تھا اور نا ہی اس حدیث کے دونوں ٹکڑے یقینی ہیں بلکہ محقق علماء نے اس بارے میں اچھا خاصا کلام کیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ قاتل انہی کے گروہ سے تھا اور یہ روایت بھی اپنے دونوں حصوں سمیت صحیح ہے تب بھی اس وجہ سے کسی بھی صحابی پر کلام کرنا جائز نہیں ہوگا۔ ذیل میں حدیث عمار کے دونوں حصوں سے مرتب ہونے والے اثرات کا تجزیہ پیش خدمت ہے تا کہ قارئین کرام اچھی طرح جان لیں کہ جب سب سے مضبوط دلیل کا حال یہ ہے تو باقی حوالہ جات کی حالت کیا ہوگی۔ ع جن کی بہار ایسی ہو ان کی خزاں کا نہ پوچھ

روایت کا پہلا حصہ بتاتا ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔سوال یہ ہے کہ کیا بغاوت سے آدمی کافر ہوجاتا ہے؟ جواب ہے کہ نہیں، باغی ہونے سے آدمی کافر نہیں ہوتا کیونکہ خود قرآن کریم نے باغی گروہ کو مومنین میں شمار کیا ہے(سورہ حجرات آیت ۹)۔اور جب باغی گروہ کافر نہیں ہوا تو وہ بدستور صحابی ہیں اور قرآن کریم ان سب سے جنت کا وعدہ کرتا ہے۔(سورہ حدید آیت ۱۰)

دوسری بات: صحیح بخاری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سیدنا حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے مابین صلح کروائیں گے اور بالکل اس حدیث کے مطابق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہوں کے درمیان سیدنا حسن نے صلح کروائی تھی۔حدیث میں فئتین عظیمتین کے الفاظ آئے ہیں(صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۷۰٤)۔ پتہ چلا کہ لڑائی کے زمانے میں جس گروہ کیلئے فئۃ باغیۃ کا لفظ وارد ہوا تھا اس کے لئے بعد کے زمانے میں فئۃ عظیمۃ کے الفاظ حدیث میں آئے ہیں۔یعنی جب صلح ہوگئی تو اب وہ باغی نہیں رہے بلکہ اب وہ بخاری حدیث کی رو سے ایک عظیم جماعت ہے۔لہذا آج انہیں باغی گروہ نہیں بلکہ مسلمانوں کا ایک عظیم گروہ کہا جائے گا بشرطیکہ ماننے والا بخاری کی دونوں حدیثیں مان لے۔نیز ظاہر سی بات ہے کہ صلح کے بعد لڑائی کی نہیں بلکہ صلح کی بات ہوگی۔جو صلح کے بعد بھی لڑائی کی باتیں کرتا رہے اصل فسادی وہی ہوا کرتا ہے۔روایت کا دوسرا حصہ بتاتا ہے کہ قتل کرنے والا گروہ سیدنا عمار کو جہنم کی طرف بلانے والا ہوگا۔بصورت تسلیم اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سیدنا معاویہ کا گروہ سیدنا عمار کو اپنی طرف بلا رہا تھا جبکہ سیدنا عمار کو یقین تھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ صواب پر ہیں لہذا اگر وہ اس یقین کے باوجود کسی دنیاوی غرض سے حضرت معاویہ کے گروہ کی طرف چلے جاتے تو یہ جہنم کا راستہ ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔باقی رہا سیدنا معاویہ کا گروہ تو چونکہ ان کو یقین تھا کہ ہم صواب پر ہیں لہذا یہ حکم ان پر نہیں لگ سکتا اور ان کے بارے میں بس یہی سمجھا جائے گا کہ وہ سیدنا علی کے مقابلے میں اجتہادی خطا پر تھے اور بس۔ذیل میں ہمارے بیان کردہ مطلب کے دلائل بیان کئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں!

(۱) قرآن کریم میں ہے کہ اللہ پاک صلح حدیبیہ کے موقعے پر اس درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں سے راضی ہو گیا (سورہ فتح آیت ۱۸) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا ۔صحیح مسلم حدیث نمبر ۶٤۰٤ قارئین کرام جان لیں کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۷۳۲ اور یہ مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ کے گروہ میں شامل تھے۔ اگر وہ گروہ مطلق جہنم کی طرف بلانے والا تھا تو پھر سورہ فتح کی آیت اور مسلم کی حدیث کا کیا ہوگا؟ حدیث عمار سے استدلال کرنے والا سارے گروہ کے خلاف استدلال کر رہا ہے اور ان کے لئے جہنم کی دعوت ثابت کر رہا ہے جو کہ موجبہ کلیہ ہے جبکہ قرآن کریم اور صحیح حدیث اسی گروہ کے فرد کے بارے میں ثابت کر رہی ہے کہ وہ جہنم میں نہیں جائے گا جو کہ سالبہ جزیہ ہے لہذا استدلال ختم ہو گیا کیونکہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزیہ آتی ہے اور اس نقیض سے مدعی کا دعوی ٹوٹ گیا۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں گروہ بندی کے وقت ایک اور گروہ نکلے گا اور اس (نئے نکلنے والے گروہ) سے وہ لڑے گا جو دو جماعتوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲٤۵۸)۔ ان دو جماعتوں سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جماعتیں ہیں اور جس تیسرے گروہ کا تذکرہ ہے وہ خوارج ہیں جو صحابہ کی آپسی لڑائی کے دوران نکل آئے اور پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا۔ حدیث میں اولی الطائفتین بالحق کے الفاظ آئے ہیں (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲٤۵۸) یعنی دو جماعتوں میں سے حق کے زیادہ قریب وہ جماعت ہوگی جو اس تیسرے گروہ (خوارج) سے لڑے گی، پتا چلا کہ دوسری جماعت (یعنی سیدنا معاویہ کی جماعت) بھی جہنم کے راستے پر نہیں ہوگی کیونکہ حدیث میں اولی کا لفظ آیا ہے جس سے دوسرے کا غیر اولی ہونا ثابت ہوتا ہے نا کہ جہنمی معاذ اللہ۔

(۳) خود سیدنا علی المرضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شہداء اور معاویہ کے گروہ کے شہداء سب کے سب جنت میں ہیں (مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 39035)

حوالہ جات کا استیعاب مقصود نہیں بلکہ غرض یہ سمجھانا ہے کہ جب آپ ان تمام حوالہ جات کو اور ان کے سوا کو بھی جمع کریں گے تو آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ سیدنا معاویہ کے خلاف حدیث عمار سے کئے جانے والا استدلال درست نہیں ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی برادرم شہزاد علی سلمہ (متعلم دارالعلوم پوکرن جیسلمیر راجستھان) کا یہ علمی تحقیقی رسالہ ہے جس میں انہوں نے حدیث عمار کے بارے میں محدثین کرام کی آراء کو جمع کیا ہے، صحیح بخاری کے مختلف نسخوں سے موجودہ چھپنے والے نسخے میں موجود الفاظ کے ثابت ہونے نہ ہونے کی بحث کی ہے اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے قاتل کی نشاندہی کے بارے میں بھی با حوالہ لکھا ہے۔ ان کا اصرار تھا کہ میں اس پر کچھ لکھ دوں، تعمیل حکم میں یہ چند سطور لکھ دی ہیں، اللہ پاک ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کا نفع عام و تام فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

راقم الحروف: محمد نعمان نوشہری (سرینگر کشمیر)

تاریخ نوشت: ١٤ نومبر ٢٠٢٣ء بروز منگل

دعائیہ کلمات

حضرت مفتی محمد عاصم قاسمی بہرائچی حفظ اللہ

الحمد للہ الذی خلق الانسان و کرم وارسل رسولہ النبی الخاتم واجتبی لہ الاصحاب المحترم امابعد۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کو جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ کاتب وحی اور پہلے اسلامی بحری بیڑے کے موجد ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور آپؓ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کئی مرتبہ دُعائیں اور بشارتیں نکلیں۔ آپؓ کی بہن حضرت سیدہ امّ حبیبہؓ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور اُمّ المؤمنین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، آپؓ نے 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل، یعنی آدھی دنیا پر حکومت کی۔ تاریخ اسلام کے روشن اوراق آپؓ کے کردار و کارناموں اور فضائل و مناقب سے بھرے پڑے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن معاویہؓ کو اس حالت میں اٹھائیں گے کہ ان پر نورِ ایمان کی چادر ہوگی۔ (کنز العمال) ایک موقعہ پر سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں میں حضورؐ نے فرمایا کہ! اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا، ہدایت پر قائم رہنے والا اور لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنا۔ (جامع ترمذی) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ! معاویہ بن ابی سفیانؓ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار اور سخی ہیں۔ (تطہیر الجنان ص 12)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ سرو قد، لحیم و شحیم، رنگ گورا، چہرہ کتابی، آنکھیں موٹی، گھنی داڑھی، وضع قطع چال، ڈھال میں بظاہر شان و شوکت اور تمکنت مگر مزاج اور طبیعت میں زہد و تواضع، فروتنی، حلم و بردباری اور چہرہ سے ذہانت و فطانت مترشح تھی۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ نے جب اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تو

حضور ﷺ نے انہیں مبارکباد دی اور "مرحبا" فرمایا (البدایہ والنہایہ 117 / 8)

فتح مکہ کے بعد آپؓ حضور ﷺ کے ساتھ ہی رہے اور تمام غزوات میں حضور ﷺ کی قیادت ومعیت میں بھرپور حصہ لیا۔ قرآن مجید کی حفاظت میں ایک اہم سبب "کتابت وحی" ہے۔ حضور ﷺ نے جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی جو کہ "کاتبین وحی" تھے ان میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا چھٹا نمبر تھا، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اسی کو کاتب وحی بناتے تھے جو ذی عدالت اور امانت دار ہوتا تھا۔ (ازالۃ الخلفاء از شاہ ولی اللہ)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ سے حضور ﷺ کی 163، ایک سو تریسٹھ احادیث مروی ہیں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے آئینہ اخلاق میں اخلاص، علم وفضل، فقہ واجتہاد، تقریر و خطابت، غریب پروری، خدمت خلق، مہمان نوازی، حسن سلوک، فیاضی وسخاوت، اصابت رائے، عفو و درگزر، اطاعت الٰہی، اطاعت رسولؐ، اتباع سنت، جوش قبول حق، تحمل و بردباری، تقویٰ اور خوف الٰہی کا عکس نمایاں نظر آتا ہے۔

اتنے عظیم صحابی پر کچھ منکرین حدیث اور رافضیت کے پروردہ لوگ طعن وتشنیع کرتے ہیں اور اپنی زبان طعن کی درازی پر ایک ایسی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس کو جلیل القدر محدثین خصوصا امام احمد بن حنبلؒ نے ناقابل اعتبار مانا ہے۔

اس روایت کی مختصر مگر جامع تحقیق عزیزم شہزاد علی نے اس رسالہ میں پیش کی ہے اللہ تعالی عزیز موصوف کی کاوش قبول فرما کر رسالہ کو نافع بنائے۔

محمد عاصم قاسمی بہرائچی

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ

۱۱ نومبر ۲۰۲۳

مقدمہ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ وَنسَلِمُ عَلٰی رَسُولِهِ الۡکَرِیمِ. وَعَلٰی اٰلهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَأَتۡبَاعِهٖ أَجۡمَعِینَ أَمَّا بعد

بغض صحابہ میں گرفتار ہوئے لوگ اس حدیث کو پیش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ حدیث اہل سنت والجماعت کی گلے کی ہڈی ہے مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس طرح بقیہ حدیثیں ہیں اسی طرح یہ حدیث بھی اہل سنت والجماعت کے یہاں وہی مقام رکھتی ہے پاک وہند کے اندر کچھ عرصے سے دیکھا جارہا ہے بغض صحابہ میں لوگ دن بدن گرفتار ہوئے جارہے ہیں افسوس ہوتا ہے ان لوگوں کو دیکھ کر جو صحابہ پر اپنی زبان کو دراز کرتے ہیں ایسی جماعت کے بارے میں جس کو اللہ تعالی نے قران میں بشارت دی رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوا عَنۡهُ اللّٰه (الۡمُجَادَلة : ۲۲) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور حدیث پاک ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تسبوا اصحابی، لا تسبوا اصحابی، فوالذی نفسی بیده، لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما ادرك مد احدهم ولا نصيفه۔ (صحیح مسلم:6487)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب کو برامت کہو، میرے اصحاب کو برامت کہو، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے دیئے ایک مد (آدھ کیلو) یا آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو صحابہ رضی اللہ عنہ اجمعین سے محبت کرنے والا بنائیں اور بغض صحابہ سے بچائے۔ اس رسالہ میں ہم اس حدیث کے بارے میں تحقیق پیش کریں گے جس کو وہ لوگ پیش کرتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھتے ہیں اور ان کے تمام اشکالات کے

جواب دیں گے۔ان شاء اللہ

او دشمن صحابہ ذرا تجھے کیوں انکار صحابہ کا
ہر حال میں تجھ سے پوچھے گا تابعدار صحابہ کا

شہزاد علی راجستھانی

Mob: 7728034399

E-mail:ShahzadAliDB23@gmail.com

حدیث عمار بن یاسر

حدثنا إبراهيم بن موسى، اخبرنا عبد الوهاب، حدثنا خالد، عن عكرمة، ان ابن عباس قال له، ولعلي بن عبد الله: ائتيا اباسعيد فاسمعا من حديثه فاتيناه، وهو واخوه في حائط لهما يسقيانه فلما رآنا جاء فاحتبى وجلس، فقال: كنا ننقل لبن المسجد لبنة لبنة، وكان عمار ينقل لبنتين لبنتين، فمر به النبي صلى الله عليه وسلم، ومسح عن راسه الغبار، وقال: "ويح عمار تقتله الفئة الباغية عمار يدعوهم إلى الله، ويدعونه إلى النار۔ (صحيح البخاری 2812)

ترجمہ: ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی' کہا ہم سے خالد نے بیان کیا عکرمہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے اور (اپنے صاحبزادے) علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے احادیث نبوی سنو۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے' اس وقت ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے (رضاعی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے' جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور (چادر اوڑھ کر) گوٹ مار کر بیٹھ گئے' اس کے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی اینٹیں (ہجرت نبوی کے بعد تعمیر مسجد کیلئے) ایک ایک کر کے ڈھو رہے تھے لیکن عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے' اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار کو صاف کیا پھر فرمایا افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت مارے گی' یہ تو انہیں اللہ کی (اطاعت کی) طرف دعوت دے رہا ہو گا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے۔

اعتراض: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ باغی تھا کیونکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کے گروہ کی طرف سے قتل ہوئے تھے۔

جواب: یہ حدیث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ حدیث میں ایا ہے کہ عمار ان کو اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہوگا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے ایک صحابی رسول اللہ کی طرف بلانے کے بجائے جہنم کی طرف کیسے بلا سکتا ہے جبکہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

حدثني عبيد الله القواريري، حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير، حدثنا سفيان، عن حبيب بن ابي ثابت، عن الضحاك المشرقي، عن ابي سعيد الخدري، عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ذكر فيه: " قوما يخرجون على فرقة مختلفة يقتلهم اقرب الطائفتين من الحق".

(صحیح مسلم حدیث: 2461)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ایک حدیث میں روایت کی جس میں آپ نے اس قوم کا تذکرہ فرمایا جو (امت کے) مختلف گروہوں میں بٹنے کے وقت نکلے گی، ان کو دونوں گروہوں میں سے حق سے قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

محدثین نے کہا ہے کہ یہاں پر دونوں گروہ سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گروہ ہے اور یہاں پر کہاں گیا ہے کہ ایک حق کے زیادہ قریب تر گروہ ہوگا یعنی دوسرا حق کے کم قریب ہوگا اور جو حق کے قریب تر ہوگا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گروہ ہے۔

مذکورہ اتفاقی صحیح حدیث سے پتا چلا کہ ایک وقت آئے گا جس میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہو جائیں گی؛ ان دو جماعتوں سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ روایت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ نووی رحمہ اللہ نے فرمایا:

افتراق يقع بين المسلمين، وهو الافتراق الذى كان بين على ومعاوية رضي الله عنهما ۔(شرح نووی: ج3ص454)

ترجمہ: یعنی: مسلمانوں کے بیچ میں ہونے والے اختلاف سے مراد حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیچ میں ہونے والا اختلاف ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی: 728ھ) نے اس حدیث کی وضاحت میں فرمایا:

فهذا الحديث الصحيح دليل على ان كلا الطائفتين المقتتلتين علي و اصحابه ومعاويه واصحابه على حق وان عليا واصحابه كانوا اقرب الى الحق من معاوية و اصحابه۔ (فتاوى ابن تيمية رحمه الله ج4ص467)

ترجمہ: یہ صحیح حدیث دلالت کرتی ہے کہ دونوں لڑنے والی جماعتیں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی؛ معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی دونوں حق پر ہیں جبکہ علی رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی حق کے زیادہ قریب ہیں بمقابلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے لیکن ہیں دونوں حق پر۔

علامہ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی 748ھ) فرماتے ہیں:

كما تقرر الكف عن كثير مما شجر بينهم وقتالهم - رضي الله عنهم أجمعين۔ (سير اعلام النبلاء: ج10،ص:92)

ترجمہ: یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابہ کے درمیان جواختلافات وغیرہ ہو،اس پرسکوت کیاجائے۔

ایک اورحدیث ملاحظہ فرمائیں جوکہ مستدرک الحاکم کی ہے جس سے یہ بات صاف واضح ہوجاتی ہے کہ یہ حدیث خوارج کے بارے میں ہے۔

حدثنا أبو أحمد الحسين بن علي التميمي ، ثنا أبو القاسم عبد الله بن محمد البغوي ، ثنا أبو كامل الجحدري ، ثنا عبد العزيز بن المختار ، ثنا خالد الحذاء ، عن عكرمة ، عن ابن عباس رضي الله عنهما ، أنه قال له ولابنه علي : انطلقا إلى أبي سعيد فاسمعا منه حديثه في شأن الخوارج ،

فانطلقا فإذا هو في حائط له يصلح، فلما رآنا أخذ رداءه، ثم احتبى، ثم أنشأ يحدثنا حتى علا ذكره في المسجد، فقال: كنا نحمل لبنة لبنة، وعمار يحمل لبنتين لبنتين، فرآه النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجعل ينفض التراب عن رأسه، ويقول: "يا عمار ألا تحمل لبنة لبنة كما يحمل أصحابك؟" قال: إني أريد الأجر عند الله قال: فجعل ينفض ويقول: "ويح عمار، تقتله الفئة الباغية" قال: ويقول عمار: أعوذ بالله من الفتن" هذا حديث صحيح على شرط البخاري، ولم يخرجاه بهذه السياقة۔ (مستدرك الحاكم: 2653)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے علی سے کہا: تم دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے خوارج کے متعلق کوئی حدیث سن کر آؤ۔ ہم دونوں چل دیئے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو اپنی چادر درست کر کے ہم سے باتیں کرنے لگ گئے حتیٰ کہ مسجد کے متعلق بات چل نکلی، وہ کہنے لگے: ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے جبکہ عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے، جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے بولے: اے عمار! اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح تم بھی ایک ایک اینٹ کیوں نہیں اٹھا رہے؟ عمار نے جواباً کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر کا طلبگار ہوں۔ (ابوسعید) فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (پھر ان کے سر سے) مٹی جھاڑنے لگ گئے اور فرمایا: اے عمار! افسوس ہے کہ تجھے ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔ ابوعمار بولے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

الفاظ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ کی حقیقت

یہ الفاظ امام بخاری نے نقل نہیں کیے ہیں جس کی وضاحت محدثین نے اپنی کتابوں میں کردی ہے جس کی مثال آگے آرہی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ (المتوفی:458ھ) اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں فرماتے ہیں:

ورواه البخاری فی الصحیح عن مسدد عن عبد العزیز، إلا إنه لم یذکر قوله وتقتله الفئة الباغیة۔ (دلائل النبوۃ: ج2ص546)

ترجمہ: امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اپنی صحیح میں عن مسدد عن عبد العزیز کی سند سے مگر ذکر نہیں کیا ہے تقتله الفئة الباغیة کے لفظ کو۔

امام محمد بن فتوح الحمیدی رحمہ اللہ (المتوفی 488ھ) اپنی کتاب الجمع بین الصحیحین میں فرماتے ہیں:

هذا الحدیث زیادة مشهورة لم یذکرها البخاری اصلا فی طریقی هذا الحدیث، ولعلها لم تقع إلیه فیهما، او وقعت فحذفها لغرض قصده فی ذلك۔ (الجمع بین الصحیحین: ج2ص462 دار ابن حزم)

ترجمہ: امام بخاری نے اس حدیث کے اندر مشہور زیادتی کو بالکل ذکر نہیں کیا اس حدیث کے دونوں طرقوں میں، اس لیے کہ یہ زیادتی یا تو ان دونوں طرقوں میں موجود نہیں تھے یا پھر موجود تھے پھر ان ہونے اس کو کسی غرض اور اپنے کسی ارادے کی وجہ سے حذف کردیا۔

ابو مسعود الدمشقی (المتوفی 401ھ) فرماتے ہیں:

قال ابو مسعود الدمشقی من کتابه: لم یذکر البخاری هذه الزیادة۔ (الجمع بین الصحیحین: ج2ص462 دار ابن حزم)

ترجمہ: ابو مسعود الدمشقی نے اپنی کتاب میں کہا: بخاری نے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا۔

ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ (المتوفی 833ھ) فرماتے ہیں:

قلت انا والذی قراته فی کتاب البخاری-من طریق أبي الوقت عبد الأول السخری-رحمه الله-من النسخة التی قرات علیه علیها خطه اما فی متن الکتاب، فبحذف الزیادة، وقد کتب فی الهامش هذه الزیادة۔(جامع الأصول: ج9ص45)

ترجمہ: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کو پڑھا ہے ابوالوقت عبداللہ البخری رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے اس نسخہ سے پڑھا ہے جو نسخہ اُن کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور اس پر امام بُخاریؒ کا مخطوطہ ہے بہرحال متن کتاب کے اندر زیادتی محذوف ہے البتہ حاشیہ کے اندر یہ زیادتی میں نے پائی ہے۔

امام الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی 748ھ) فرماتے ہیں:

أخرجه البخاری دون قوله »تقتله الفئة الباغية«

(تاریخ الاسلام: ج1ص18)

ترجمہ: اور امام بخاری نے ذکر کیا ہے تقتله الفئة الباغية کے الفاظ کے بنا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی 852ھ) فرماتے ہیں:

قلت ویظهر لی ان البخاری حذفها عمدا وذلك لنکتة حفية وهی ان ابا سعید الخدری اعترف انه لم یسمع هذه الزیادة من النبی صلی الله علیه وسلم فدل علی انها فی هذه الروایة مدرجة والروایة التی بینت ذلك لیست علی شرط البخاری۔(فتح الباری: ج1ص542)

ترجمہ: اور میرے لیے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جان بوجھ کر حذف کر دیا اور یہ ایک باریک نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان ہونے اس زیادتی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ روایت مدرج ہے وہ جس سے میرے لیے یہ واضح ہو گیا کہ یہ روایت امام بخاری شرط پر نہیں تھی۔

بخاری کا قدیم نسخہ اور اس کی سند

نسخے کی سند:

المقارنة بين نسختي أبي عمران ابن سعادة ومكتبة مراد ملّا.

وقد قوبلت نسخة مكتبة مراد ملا بالنسختين المعتمدتين بعد تمام نسخها، إضافة إلى مقابلتها بنسخ ابن الدباغ وأبي عبد الله ابن سعادة تلميذَيْ الصدفي. وهناك معلومة كتبت على ورقة البرشمان تشير إلى أن النسخة قد تمت مقابلتها بعد مئة سنة تقريبا من تاريخ نسخها بنسخة قوبلت بالنسخة الأصل لأبي ذر.

نسخہ ابن سعادة:

امام بخاری سے ان کے شاگرد محمد بن یوسف الفربری نے نقل کیا، ان سے ابو محمد عبداللہ بن احمد بن الحمويي نے، ان سے ابوذر عبداللہ بن احمد بن الھر وی نے، ان سے ابو ولید سلیمان بن خلف الباجی نے، ان سے ابوعلی حسین بن محمد بن الصدفی نے، ان سے ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن سعادة نے (اور آج بخاری کے قدیم ترین نسخوں میں انہی کا نسخہ موجود ہے)

تو یہ تھے بخاری کو نقل کرنے والے امام جیسا کہ ہم بتا چکے کہ آج کے دور میں بخاری کے قدیم نسخوں میں صرف ابن سعادة (ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن سعادة) کا نسخہ موجود ہے تو ہم بخاری میں موجود حدیث عمار کو اسی نسخے میں دیکھتے ہیں۔

اس قدیم نسخے میں تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ یہ الفاظ موجود نہیں ہے صرف ويح

عمار یدعوھم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار کہ الفاظ موجود ہے۔ حق ماننے والے کے لئے اتنی دلیل ہی کافی ہے لیکن ہم ذرا دو نسخے کا مطالعہ اور کر لیتے ہیں تا کہ کسی قسم کا اعتراض باقی نہ رہے۔ (صحیح البخاری فرع نسخہ ابن سعادۃ جلد 1 صفحہ نمبر 105)

نسخہ یونینیۃ:

بخاری کا نسخہ یونینیۃ دیکھیں نسخہ یونینیۃ کو بخاری کے مختلف نسخون کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا اور ان میں جو اختلاف ہوتا تھا ان کو حواشی میں لکھا جاتا تھا۔

صحیح بخاری کے یونینیۃ نسخے میں حدیث عمار میں "تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ" کے اوپر انہوں نے "ساقط" لکھا ہے۔ یعنی کہ یہ الفاظ اصلی نسخوں میں دستیاب نہیں ہے۔ (صحیح بخاری نسخہ الیونینیۃ جلد 1 صفحہ نمبر 97)

نسخہ سلطانیہ:

بخاری کا نسخہ سلطانیہ دیکھیں سلطان عبد الحمید نے نسخہ یونینیہ کو مد نظر رکھ کر اس وقت کے علماء کو بلا کر بخاری کا ایک نسخہ تیار کروایا جس کو نسخہ سلطانیہ کا نام دیا، اس میں بھی انہوں نے حدیث عمار میں "نقتلہ الفئۃ الباغیۃ " کے الفاظ کے حاشیے میں" ساقط عند ابوذر، والاصیلی" لکھا ہے، یعنی ابوذر ہروی اور اصیلی کے نسخے میں یہ الفاظ موجود نہیں۔ (صحیح بخاری نسخہِ سلطانیۃ صحفہ نمبر 491)

مشرق میں اس وقت بخاری کا نسخہ سلطانیہ رائج ہے، اس نسخے میں اور نسخہ یونینیہ میں اختلافات والے الفاظ کو حدیث میں شامل کر کے حواشی میں اختلاف کو بیان کر دیا گیا تھا لیکن اب شائع ہونے والے نسخوں میں وہ الفاظ بغیر حاشیے کے ساتھ ملا دیے گئے ہیں۔

دیگر کتابوں میں آئی حدیث عمار پر ایک نظر

حدثنا محمد بن المثنی، وابن بشار، واللفظ لابن المثنی، قالا: حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبۃ، عن ابی مسلمۃ، قال: سمعت ابا نضرۃ یحدث، عن ابی سعید الخدری، قال: اخبرنی من ھو خیر منی، ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار حين جعل يحفر الخندق، وجعل يمسح راسه، ويقول: " بؤس ابن سمية تقتلك فئة باغية ".(صحيح مسلم: 7320)

ترجمہ: محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابومسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے انھوں نے کہا: ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ نے خندق کھودنے کا آغاز کیا تو عمار رضی اللہ عنہ سے ایک بات ارشاد فرمائی، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور فرمانے لگے۔ سمیہ کے بیٹے کی مصیبت! تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ یہ واقعہ خندق کا ہے، اس سے پہلے جو حدیث گزری تھی بخاری شریف کی، اس میں مدینہ کی تعمیر کا لفظ موجود ہے جبکہ مدینہ کی تعمیر سن ایک ہجری میں ہوئی تھی اور خندق کا واقعہ سن پانچ ہجری میں پیش آیا تھا۔ اس کو کہتے ہیں متن میں اضطراب۔ اس کے آگے چل کے دیکھتے ہیں مسلم شریف کی ایک اور حدیث:

وحدثني محمد بن عمرو بن جبلة ، حدثنا محمد بن جعفر . ح وحدثنا عقبة بن مكرم العمي ، وابو بكر بن نافع قال عقبة: حدثنا، وقال ابو بكر: اخبرنا غندر ، حدثنا شعبة ، قال: سمعت خالدا يحدث، عن سعيد بن ابي الحسن ، عن امه ، عن ام سلمة ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال لعمار: " تقتلك الفئة الباغية ".(صحيح مسلم:7322)

ترجمہ: محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے خالد حذا کو سعید بن ابوالحسن سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اس حدیث کے درمیان میں کوئی بھی ذکرنہیں ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ہے یا خندق کے وقت کا ہے۔ مسجد نبوی کی تعمیر سن ایک ہجری میں ہوئی اور اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ میں موجود ہی نہیں تھی ہاں ایک امکان یہ پیدا ہوتا ہے کہ چلو مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجودنہیں تھی مگر سن چار ہجری میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بن کے آئی اور غزوہ خندق سن پانچ ہجری میں ہوا تو ہوسکتا ہے یہ حدیث غزوہ خندق کے وقت کی ہو۔مگر سیرت کی کتابوں سے پتا چلتا ہے کہ غزوہ خندق کے وقت عورتوں کو ایک قلعے میں رکھ دیا گیا تھا سیرت کی بہت سی کتابوں میں اپ یہ واقعہ دیکھ سکتے ہیں جیسے کہ سیرت ابن ہشام وغیرہ میں۔ان سب باتوں سے یہ صاف پتا چلتا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں موجودنہیں تھی اس کے بعد ترمذی شریف کی حدیث کو دیکھتے ہے۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ابشر عمار تقتلك الفئة الباغية . قال ابو عيسى: وفي الباب عن ام سلمة، وعبد الله بن عمرو، وابي اليسر، وحذيفة، قال: وهذا حسن صحيح غريب حديث العلاء بن عبدالرحمن.(ترمذی شریف 3800)

ترجمہ: ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمار! تمہیں ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

اس حدیث کے راوی کون ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ سن سات ہجری میں اسلام لائے زیادہ سے زیادہ زور لگائے تو چھ ہجری میں لائے اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو براہ راست اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا۔اب ہم مسند احمد کی حدیث کو دیکھتے ہیں۔

حدثنا يزيد بن هارون، اخبرنا العوام، حدثني اسود بن مسعود، عن حنظلة بن خويلد العنبري، قال: بينما انا عند معاوية، إذ جاءه

رجلان یختصمان فی راس عمار، یقول کل واحد منهما: انا قتلته، فقال عبد الله بن عمرو: لیطب به احد کما نفسا لصاحبه، فإنی سمعت یعنی رسول الله صلى الله علیه وسلم، قال عبد الله بن احمد: کذا قال ابی: یعنی رسول الله صلى الله علیه وسلم، یقول: "تقتله الفئة الباغیة" فقال معاویة: الا تغنی عنا مجنونك یا عمرو؟! فما بالك معنا؟ قال: إن ابی شکانی إلی رسول الله صلى الله علیه وسلم، فقال لی رسول الله صلى الله علیه وسلم: "اطع اباك ما دام حیا ولا تعصه" فانا معکم ولست اقاتل.(مسند احمد:6929)

ترجمہ: حنظلہ بن خویلد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا دو آدمی ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ تھا کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا ہے سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تمہیں چاہئے ایک دوسرے کو مبارکباد دو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا سیدہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر آپ ہمارے ساتھ کیا کر رہے ہو اے عمرو! اپنے اس دیوانے سے ہمیں مستغنی کیوں نہیں کر دیتے؟ انہوں نے فرمایا: "کہ ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری شکایت کی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تھا زندگی بھر اپنے باپ کی اطاعت کرنا اس کی نافرمانی نہ کرنا اس لئے میں آپ کے ساتھ تو ہوں لیکن لڑائی میں شریک نہیں ہوتا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سن سات ہجری میں اسلام قبول کرتے ہیں تو اس حدیث سے بھی پتا چلتا ہے کہ حضرت نے اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست نہیں سنا کیونکہ بخاری اور مسلم کی حدیث سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ یا تو یہ واقعہ سن ایک ہجری کا ہے یا سن پانچ ہجری کا ہے۔ مسند احمد کی دوسری حدیث کو دیکھتے ہیں۔

حدثنا عبد الرزاق، قال: حدثنا معمر، عن ابن طاوس، عن ابی بکر

بن محمد بن عمرو بن حزم، عن ابیه قال: لما قتل عمار بن یاسر دخل عمرو بن حزم علی عمرو بن العاص، فقال: قتل عمار، وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "تقتله الفئة الباغية". فقام عمرو بن العاص فزعا یرجع حتی دخل علی معاویة، فقال له معاویة: ما شانك؟ قال: قتل عمار. فقال معاویة: قد قتل عمار، فماذا؟! قال عمرو: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم، یقول: "تقتله الفئة الباغية". فقال له معاویة: دحضت فی بولك، او نحن قتلناه؟ إنما قتله علی واصحابه، جاءوا به حتی القوه بین رماحنا. او قال: بین سیوفنا. (مسند احمد 17778)

ترجمہ: محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ انا للہ پڑھتے ہوئے گھبرا کر اٹھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تو شہید ہو گئے، لیکن تمہاری یہ حالت؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم اپنے پیشاب میں گرتے، کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے خود قتل کیا ہے، وہی انہیں لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے درمیان لا ڈالا۔

اس حدیث میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس بات کی صراحت تو کی ہے کہ میں نے اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مگر یہ راوی کا وہم ہے کیونکہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سن سات ہجری میں اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان سب احادیث سے ایک بات کی وضاحت تو ہو گئی ہے کہ یہ مرسل صحابی ہے۔

حدیث عمار پر محدثین کی رائے

ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال (المتوفی 311ھ):

ویحیی حنبل بن أحمد حلقة فی سمعت: یقول إبراهیم بن محمد أمیة أبا سمعت: قال الفضل بن إسماعیل أخبرنی ۔صحیح حدیث فیه ما: فقالوا الباغیة الفئة عمار یقتل: ذکروا والمعیطی خیثمة وأبو معین ۔(کتاب السنة،دار الرایة: ج2/ص463)

ترجمہ: مجھ سے اسماعیل بن الفضل نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوامیہ محمد بن ابراہیم کو کہتے سنا: میں نے احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ابوخیثمہ اور معیطی کے حلقہ میں یہ ذکر کرتے ہوئے سنا: (یقتل عمار الفئة الباغیة) اورانہوں نے کہا: اس میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

صحیح حدیث فیها لیس حدیثاً وعشرون ثمانیة الباغیة الفئة عمار تقتل فی روی یقول حنبل بن أحمد۔ کتاب ألسنة: ج2ص463

ترجمہ: احمد بن حنبل کہتے ہیں: عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِیَۃُ کے بارے میں اٹھائیس احادیث مروی ہیں اوران میں سے کوئی ایک بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔

مخالفین کی طرف سے ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ اس میں اسماعیل بن فضل جو راوی ہے یہ مجہول راوی ہے۔

جواب: اسماعیل بن فضل ابوبکر الخلال کہ استاد ہے یہ راوی اپ کے لیے مجہول ہوگے ابوبکر الخلال کے لیے مجہول نہیں ہے۔

ابن العدیم (المتوفی 660ھ):

روی عنه أحمد بن محمد بن هرون الخلال، وسمع منه بطر سوس۔(بغیة الطلب فی تاریخ حلب: ج4ص1746)

ترجمہ: اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے اُحمد بن محمد بن رون خلال نے اورانہوں

نے ان سے طرسوس میں سنی۔

تو اس سے پتا چلا کہ اسماعیل بن فضل مجہول راوی نہیں ہے۔

دوسرا اعتراض اسی کتاب السنہ میں ابن فراح یہ کہتے ہیں یعقوب ابن ابی شیبہ نے مسند عمار کی جز اول میں یہ بات کہی ہے میں نے احمد بن حنبل سے سنا اس حدیث کے بارے میں تو امام احمد بن حنبل نے کہا اس بارے میں ایک سے زیادہ روایت صحیح ہے۔

جواب: یہ قول ثابت نہیں ہے کیونکہ ابن فراح جو راوی ہے وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ میں نے یعقوب ابن ابی شیبہ سے سنا بلکہ وہ کہہ رہا ہے کہ یعقوب ابن ابی شیبہ کی کتاب میں موجود ہے اور وہ کتاب موجود ہی نہیں گویا کہ اعتراض کرنے والے کے پاس اس بات کی کوئی تصدیق نہیں ہے۔

ان تمام باتوں سے اس بات کی توضاحت صاف ہوتی ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ثابت نہیں ہے مگر موقوفاً ثابت ہے مرسل صحابی ہے سند صحیح ہے متن میں اضطراب ہے۔

حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے آنے والی حدیث کا جواب

حدثنا عفان، قال: حدثنا حماد بن سلمة، قال: اخبرنا ابو حفص، وكلثوم بن جبر، عن ابی غادية، قال: قتل عمار بن ياسر فاخبر عمرو بن العاص ، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " إن قاتله وسالبه في النار" . فقيل لعمرو: فإنك هو ذا تقاتله! قال: إنما قال: قاتله وسالبه.(مسند احمد:17776)

ترجمہ: ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا سامان چھیننے والا جہنم میں جائے گا، کسی نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھی تو ان سے جنگ ہی کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل اور سامان چھیننے والے کے بارے فرمایا تھا (جنگ کرنے والے کے بارے نہیں فرمایا تھا)۔

علامہ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی 748ھ):

سمعت رسول الله- صلى الله عليه وسلم يقول: قاتل عمار وصالبه في النار. اسناده فيه انقطاع۔(سير أعلام النبلاء: ج2ص544)

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو قتل کرنے والا جہنم میں جائے گا۔امام ذہبی کہتے ہیں اس کی سند منقطع ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی 241ھ):

قلت ليحي حماد بن سلمه عن ابی حفص عن ابی الغادية قال ما

اعرفه.(العلل ومعرفة الرجال: ج2ص602)

ترجمہ:امام احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے یحیی بن معین سے کہا حماد بن سلمہ اور وہ ابو حفص سے اور وہ ابو غادیہ سے قَالَ مَا أعرفهُ میں نہیں جانتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ المتوفی (728ھ):

وقيل: كان مع معاوية بعض السابقين الاولين، وان قاتل عمار بن ياسر هو ابو العادية وكان ممن يابع تحت الشجرة، وهم السابقون الاولون ذكر ذلك ابن حزم وغيره۔(منهاج السنه:6ص333)

ترجمہ:امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ باز ایسے بھی لوگ تھے جو سابقون الاولون میں سے تھے اور ان میں یہ کہا جاتا ہے کہ عمار بن یاسر کو جنہوں نے قتل کیا وہ ابوغادیہ تھے حالانکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اور وہ سابقون الاولون میں سے تھے اور اس بات کا ذکر ابن حزم وغیرہ نے کیا۔

اگر وہ بیعت رضوان کرنے والے میں سے تھے تو وہ جہنم میں کیسے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ سنن ابوداؤد کی روایت ہے۔

حدثنا قتيبة بن سعيد، ويزيد بن خالد الرملي، ان الليث حدثهم، عن ابي الزبير، عن جابر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، انه قال:" لا يدخل النار احد ممن بايع تحت الشجرة۔ (سنن ابو داؤد 4653)

ترجمہ:جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جہنم میں ان لوگوں میں سے کوئی بھی داخل نہیں ہوگا، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

قال عبد الله بن احمد: حدثني ابو موسى العنزي محمد ابن المثنى، قال: حدثنا محمد بن ابي عدي، عن ابن عون عن كلثوم بن جبر، قال: كنا بواسط القصب عند عبد الاعلى بن عبد الله بن عامر قال: فإذا عنده رجل، يقال له ابو الغادية استسقى ماء، فاتي بإناء مفضض، فابى

ان یشرب، وذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ھذا الحدیث: "لا ترجعوا بعدی کفارا او ضلالا" شك ابن ابی عدی" یضرب بعضکم رقاب بعض" فإذا رجل یسب فلانا، فقلت: واللہ لئن امکننی اللہ منك فی کتیبۃ، فلما کان یوم صفین إذا انا بہ وعلیہ درع، قال: ففطنت إلی الفرجۃ فی جربان الدرع فطعنتہ، فقتلتہ، فإذا ھو عمار بن یاسر، قال: قلت: وای ید کفتاہ یکرہ ان یشرب فی إناء مفضض وقد قتل عمار بن یاسر ۔(مسند احمد 16698)

ترجمہ: کلثوم بن جبر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ شہر واسط میں عبدالاعلی بن عامر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران وہاں موجود ایک شخص جس کا نام ابوغادیہ تھا نے پانی منگوایا، چنانچہ چاندی کے ایک برتن میں پانی لایا گیا لیکن انہوں نے وہ پانی پینے سے انکار کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ حدیث ذکر کی کہ میرے پیچھے کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اچانک ایک آدمی دوسرے کو برا بھلا کہنے لگا، میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے لشکر میں مجھے تیرے اوپر قدرت عطاء فرمائی (تو تجھ سے حساب لوں گا) جنگ صفین کے موقع پر اتفاقاً میرا اس سے آمنا سامنا ہو گیا، اس نے زرہ پہن رکھی تھی، لیکن میں نے زرہ کی خالی جگہوں سے اسے شناخت کر لیا، چنانچہ میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو سیدنا عمار بن یاسر تھے، تو میں نے افسوس سے کہا کہ یہ کون سے ہاتھ ہیں جو چاندی کے برتن میں پانی پینے پر ناگواری کا اظہار کر رہے ہیں جبکہ انہی ہاتھوں نے سیدنا عمار کو شہید کر دیا تھا۔

جواب: اس حدیث میں جس شخص کا ذکر نہیں ہے کہ کس نے نیزہ مارا تھا اس کو راوی نے منسوب کر دیا ہے ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کی طرف جس کی وضاحت ہم کو مستدرک الحاکم کی حدیث سے ملتی ہے۔

حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ھانء حدثنا السری بن خزیمۃ حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا ربیعۃ بن کلثوم حدثنی ابی قال

کنت بواسط القصبِ فی منزل عبد الاعلی بن عبد الله بن عامر قال الاذن هذا ابو غادیة الجهنی یستاذن فقال عبد الاعلی ادخلوه فادخل وعلیه مقطعات فاذا رجل طوال ضرب من الرجال کانه لیس من هذه الامه فلما فعد قال کنا نعد عمار بن یاسر من خیارنا قال فوالله انی لفی مسجد قباء اذا هو یقول وذکر کلمة لو وجدت علیه اعوانا لوظلته حتی اقتله قال فلما کان یوم صفین اقبل یمشی اول الکتیبة راجلا حتی کان بین الصفین طعن رجل بالرمح فصرعه فانکفا المغفر عنه فاضربه فاذا راس عمار بن یاسر قال یقول مولی لنا لم ار رجلا ابین ضلالة منه۔ (مستدرك حاکم:5658)

ربیعہ بن کلثوم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) میں واسط القصب میں عبدالاعلی بن عبداللہ بن عامر کے گھر تھا، اجازت لینے والے نے کہا: ابوغاریہ جہنی اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آئے، اس وقت انہوں نے تنگ کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ انتہائی دراز قد آدمی تھا، وہ تو اس امت کا فرد لگتا ہی نہیں تھا، جب اندر آ کر بیٹھ گیا تو کہنے لگا: ہم عمار بن یاسر کو سب سے معتبر اور نیک جانتے ہیں۔ خدا کی قسم میں مسجد قباء میں تھا وہ باتیں کر رہا تھا ان میں ایک یہ بھی کہ اللہ کی قسم! اگر کبھی مجھے اس پر غلبہ ملا تو میں اس کو روند ڈالوں گا حتی کہ ان کو قتل کر ڈالوں گا، پھر جب جنگ صفین شروع ہوئی تو لشکر کی پہلی جماعت پیدل چلتے ہوئے آئی، یہاں تک کہ وہ صفین کے درمیان پہنچ گئے، ایک آدمی نے ان کو نیزہ مارا، جس کی وجہ سے وہ گر گئے، ان کا خود نیچے گرا، جب دیکھا تو حضرت عمار بن یاسر بین کا سر تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے آقا کہا کرتے تھے کہ میں نے اُس آدمی سے زیادہ گمراہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

اس حدیث سے صاف پتا چلتا ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نہیں تھے بلکہ کوئی اور تھا جس کو حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں نیزہ مارتے دیکھا تھا۔

عزالدین ابن الاثیر ابوالحسن علی ابن محمد الجزری (المتوفی 630ھ) فرماتے ہیں:
ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب عمار کو قتل کیا تھا، وہ کوئی اور آدمی تھا۔ اور یہ قاتل مشہور ہو گئے۔ (أسد الغابة فی معرفة الصحابة اردو ج3 ص596)

ان سب باتوں سے پتا یہ چلتا ہے کہ اس مسئلے میں بہت اختلاف ہے، تو بہتر یہی ہے کہ اس مسئلے پر سکوت اختیار کیا جائے اور ایسی زبان نہ استعمال کی جائے کہ جس سے صحابہ کی شان میں گستاخی ہو۔
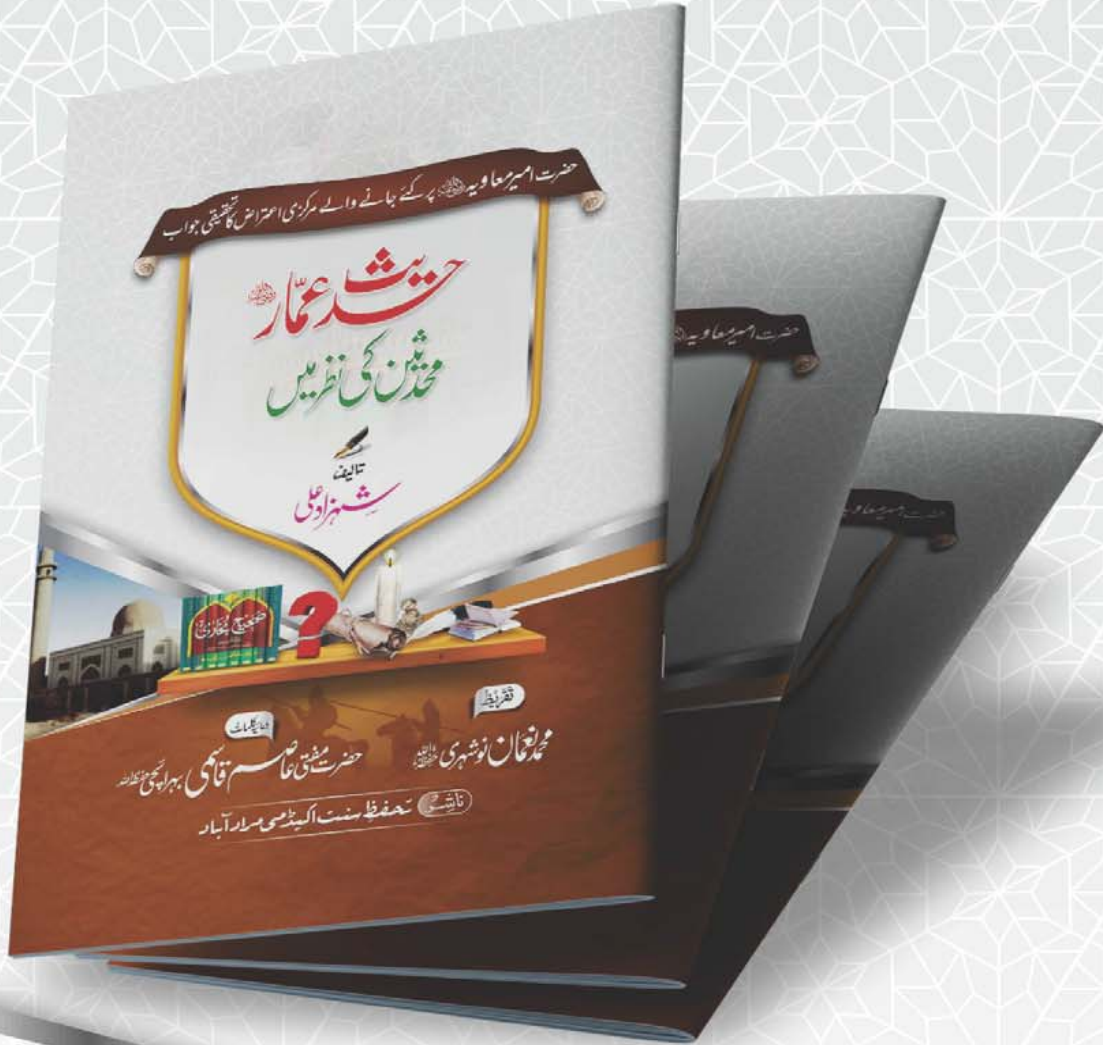
sites.google.com/view/almawsuatalhaditih/home

+91 77280 34399

shahzadalidb23@gmail.com